السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سجدہ جاتے وقت ہاتھ پہلے رکھے یا گھٹنے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس کے متعلق شیخ البانی نے فرمایا حدیث : فیضع رکبتیہ قبل یدیہ' 'موضوع ہے۔ خاص کر جب اس کے مقابلہ میں صحیح حدیث موجود ہے جس کے الفاظ یہ ہیں ''فلا یبرک کما یبرک البعیر''''یعنی سجدہ میں جاتے ہوئے اونٹ کی طرح نہ بیٹھو۔''اونٹ گھٹنے پہلے رکھتا ہے اس کے برعکس یہ ہے کہ ''ہاتھ پہلے رکھیں جائیں۔''

خلاصہ

یہ ہے کہ سجدہ جاتے وقت ہاتھ پہلے رکھے یا گھٹنے؟ شیخ البانی کا خیال ہے کہ ''ہاتھ پہلے رکھے گھٹنے پہلے رکھنے کی حدیث موضوع ہے۔''حضرت العلام فرماتے ہیں : ''اس روایت پر موضوع کا حکم لگانا ٹھیک نہیں۔''البتہ ہاتھ رکھنے کی حدیث راجح ہے۔ کیوں کہ اس کا شاہد موجود ہے۔ اس کے علاوہ ان دونوں حدیثوں میں موافقت بھی ہو سکتی ہے''اس سے آگے حضرت العلام نے موافقت کی صورتیں بیان فرمائی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں : الحکم بوضع الحدیث لیس بجید ففی باب صفة الصلوة من بلوغ المرام عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد احدکم فلا یبرک کما یبرک البعیر ولیضع یدیہ قبل رکبتیہ اخرجہ الثلاثة وھو اقوی من حدیث وائل بن حجر رأیت النبی صلی اللہ اذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ اخرجہ الاربعة فان الاول شاھد من حدیث ابن عمر صححہ ابن خزیمة وذکرہ البخاری معلقا موقوفا۔ انتہی

ویمکن الجمع بینھما ان الثانی محمول علی الکبر فان وائل بن حجر جاء اخیرا من الیمن ویمکن ان یکون فعلہ للجواز کما فی حدیث الوتر اجعلوا آخر صلوتکم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فی اللیل الوتر مع حدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی رکعتین بعد الوتر جالساً.

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 150

محدث فتویٰ